Shamsul Arfin
Guest Faculty
Department of Urdu
Raja Singh College Siwan
Online Study material for
B.A part 1
(Sub)
Lecture 1

غزل اردو شاعری کی آبرو ہے

غزل اردو شاعری کی ایک ہر دل عزیز صنف سخن ہے۔ ہر زمانے میں شعراء نے اس صنف سخن میں طبع آزمائی کی ہے۔اردو شاعری کا بہت بڑا سرمایہ غزل کی شکل میں محفوظ ہے۔غزل اردو شاعری کی مقبول ترین صنف ہے اس میں دو رائے نہیں ہوسکتی۔ اس کی مقبولیت میں کوئی فرق اس وقت بھی نہیں آیا جب اس کا نام ریختہ تھا اور آج کے ترقی پسند دور میں بھی غزل کی مقبولیت میں کوئی فرق نہیں آیا ہے ۔ غزل کی یہ سدا بہاریت اور مقبولیت غزل کے دلکش ،شیریں اور عوامی ہونے کا ثبوت ہے۔زندگی کی بدلتی ہوئی اقدار کا ساتھ دینے اور زمانے کی ہر کروٹ پر لچک جانے کی صلاحیت اگر غزل میں نہ ہوتی تو آج اردو غزل حسن قبولیت اور عظمت کے موجودہ مقام پر نہ ہوتی۔ یہ اعتراض کے اردو غزل میں سوائے خیالی عشق اور خیالی حسن کچھ نہیں ہے یا اس کا سرمایہ فلسفہ و تصوف کے فرسودہ اور اُلجھے ہوئے ماورائی مسائل تک محدود ہے، اردو ادب سے بے بہرہ ہونے کا ثبوت ہے۔

بیسویں صدی کے آغاز سے ہی غزل مسلسل تبدیلیوں کا شکار رہی ہے۔آزادی و حریت، قومیت و وطنیت، جذباتی انسان کی گہرائی و گیرائی اور اس کی مختلف نفسیاتی تصویریں سبھوں کا عکس جدید اردو غزل میں ملتا ہے۔ حسرت، موہانی ، اصغر اور جگر نے سادگی، اصلیت، درد، اثر اور خلوص و محبت کے رقیق سے حقائق زیست کے ٹھوس مادہ کو گوندھ کر غزل کا جو خمیر تیار کیا اس نے فیض، مخدوم محی الدین،اختر،فراق،جذبی وغیرہ کے فکر و فن سے حرارت پاکر جدید ادبی ذہن کی تسکین کا سامان بہم پہنچایا۔
اردو غزل میں نئے تقاضوں، نئ رجحانات اور نئے خیالات کو اپنانے اور انہیں ادا کرنے کی صلاحیت ابتداءسے رہی ہے۔ یہ ہر دور میں اپنے وقت اور گرد و پیش کے حالات کی عکاس رہی ہے۔ غالب نے اپنے کلام میں زندگی کی عکاسی اور محبت کی ترجمانی کی ہے۔ مضامین عشق کو تو انہوں نے تفصیلات و

کیفیات کے ساتھ بیان کیا ہی ہے ساتھ ہی ساتھ حقائق و معارف اور حیات و کائنات کے مسائل بھی کیے ہیں ۔ غالب کی جدت طراز شخصیت کو ظرف غزل کی تنگنائی کا احساس تھا ۔

غزل کی اپنی روایت ہے کہ غزل کی زبان اور اس کے مخصوص اشاروں اور علامتوں نے اگر ایک طرف سے رمزیت اور ایمائیت بخشی ہے تو دوسری طرف انہیں میں معانی کا ایک جہاں آباد ہے ۔اردو غزل کا جو سرمایہ فکر و فن ہے وہ صدیوں کی ان تہذیبوں کا عطیہ ہے جو اس کے فکری اور فنی ماحول میں عہد بہ عہد ارادی اور غیر ارادی طور پر اپنے اثرات کا بیج بوتی گئی ۔اردو غزل کے سرمایہ میں ہم ہندوستان کی بدلتی ہوئی تہذیبی قدروں کا مکمل عکس دیکھ سکتے ہیں۔ ذیل میں ان خصوصیات کو بیان کیا گیا ہے جنہیں غزل ہی غزل کو اردو شاعری کی مقبول ترین صنف بنایا ہے بلکہ اسے اردو شاعری میں امتیازی مقام عطا کیا ہے ۔